4
وہابی دیوبندی میٹرکس
اکابرین دیوبند کی کتابوں سے علماء دیوبند
کی بغاوتیں اور اختلافات
احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری
nusratulhaq92@gmail.com
Presented By Mughal

یا اللہ عزوجل بسم اللہ الرحمن الرحیم .الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ . یا رسول اللہ ﷺ

اکابرینِ دیوبند کی کتابوں سے علماء دیوبند کی بغاوتیں اور اختلافات

وھابی دیوبندی میٹرکس 4

امابعد! مفتی محمد حسن دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ ''ہم لکیر کے فقیر ہیں، ہمارے اکابر نے جونقوش رقم کیے ہیں اس سے ہم آگے پیچھے ہونے کو تیار نہیں (خوشبووالاعقیدہ صفحہ ۵۰، بحوالہ اکابر کا باغی کون؟صفحہ ۶۳)

ہمیں دیوبندیوں کی اس بات پر یقین ہے کہ وہ لکیر کے فقیر ہی ہیں اور جوان کے علماء نے لکھ دیا بس اس کو آنکھیں بند کر کے مانتے چلے جاتے ہیں۔علماء دیوبند اپنے اکابرین کی کتب کو اس قدر اہمیت دیتے ہیں جیسے کہ قرآن وحدیث ہوں کہ ایک لفظ بھی تبدیل نہیں کیا جاسکتا، اور جو بات دیوبندی علماء کی زبان سے نکل گئی بس وہ حرفِ آخر ہے یا قرآن کی آیت کی طرح ہے کہ تبدیل ہی نہیں کیا جاسکتا۔اس کے ثبوت کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ علماء دیوبند نے اپنی کتب میں جو متنازعہ [گستاخانہ] عبارات درج کی ہیں، لاکھ سمجھانے کے باوجود ان سے توبہ نہیں کی گئی۔ بلکہ ان عبارات کو عین اسلام ثابت کرنے کے لئے آج دن تک سر دھڑ کا زور لگا رہے ہیں۔اور ان کے اِس جرم کی نشاندہی کرنے والے سنی علماء کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا گیا اور آج دن تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ علماء دیوبندی کی ایسی کتب سے جہاں اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی علماء نے اختلاف کیا وہیں خود دیوبندی مکاتب فکر کے بعض علماء نے بھی انہی دیوبندی کتب، ان کتابوں کے الفاظ، انداز، کلمات، عبارات، عقائد ونظریات سے سخت اختلاف کیا اور ان کتابوں پر سخت تنقید کی۔۔تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، تحذیرالناس، آب حیات، جمال قاسمی، المہند ،الشہاب الثاقب جیسی متعدد کتب کو جہاں دیوبندی علماء نہایت معتبر ومستند کتب مانتے ہیں، وہیں دیوبندیوں ہی کے بعض علماء ان کتب سے سخت اختلافات بھی کرتے ہیں شاید یہ ان کا تقیہ ہو لیکن مسئلہ تو ہے کہ آخر دیوبندی حضرات ان کتب کے حمایتی دیوبندی علماء اور مخالفیں دیوبندی علماء میں سے کس کی بات کو صحیح وقابلِ حجت تسلیم کرتے ہیں؟ کس کو سچا اور کس کو جھوٹا مانتے ہیں؟

آیئے ہم آپ کے سامنے علماء دیوبند کی چند معتبر ومستند کتب پیش کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ جن کتب کی وجہ سے دیوبندی وہابی حضرات ہم سنیوں سے دست وگریبان ہیں، انہی کتب سے خود بعض علماء دیوبند نے تنگ آکر اعلانِ بغاوت کیا ہے، لہٰذا اگر ہم سنیوں کو ان کتابوں کی مخالفت کی بنا پر تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو پھر ان دیوبندی علماء کے گریبان پر ہاتھ ڈالو۔

1 ...... ''تقویۃ الایمان'' امام الوہابیہ شاہ اسماعیل دہلوی......

کتاب تقویۃ الایمان امام الوہابیہ شاہ اسماعیل دہلوی کی تصنیف ہے ۔ ہندوستان میں یہ وہابیت کا پہلا بیج تھا، اس کی وجہ سے مسلمان دوفرقوں [سنی اور وہابی] میں تقسیم ہوگے ۔ دیوبندی مولانا سید احمد رضا بجنوری نے بھی اس بات کا اقرار کیا اور لکھا کہ

......: ''افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہندو پاک جن کی تعداد بیس کروڑ سے زیادہ ہے اور تقریبا نوے فی صد حنفی المسلک ہیں، دو گروہ میں بٹ گے ہیں، ایسے اختلافات کی نظیر دنیائے اسلام کے کسی خطے میں بھی، ایک امام اور ایک مسلک کے ماننے والوں میں موجود نہیں ہے ۔ (انوار الباری ج ۱۱ ص ۱۰۷ بحوالہ مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ، مصنف حضرت زید ابوالحسن فاروقی مجددی ص ۵۰)

وہابی حضرات جھوٹ بولتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں دو فرقے احمد رضا خان صاحب کی وجہ سے قائم ہوئے لیکن جس شخص میں ذرا سی بھی عقل ہوگی وہ کبھی وہابیوں کی یہ بات نہیں مانے گا کیونکہ امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1272ھ (1856 عیسوی) میں ہوئی۔ اور امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب 1194ھ میں پیدا ہوئے، اور 1246ھ کو پٹھانوں کے ہاتھوں بالاکوٹ میں قتل ہوئے ۔ **یعنی امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی ''امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ' کی پیدائش سے تقریباً 26 سال پہلے مسلمانوں کو دو فرقوں میں تقسیم کر کے مر کر مٹی میں مل چکے تھے** ۔ لہذا پتہ چلا کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے پہلے ہی اسماعیل دہلوی نے برصغیر پاک و ہند (ہندوستان) میں ''**وھابی مذھب**'' کی بنیاد قائم کی اور امت مسلمہ میں فرقہ وہابیہ کا بدترین فساد بھرپا کیا اور ایک خدا، ایک نبی، ایک کعبہ اور ایک قرآن کو ماننے والوں کو دو گروہ میں تقسیم کیا۔

اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان لکھی ہی اس لئے تھی تاکہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر فرقوں میں تقسیم کیا جائے ۔ اس بات کا اقرار خود اسماعیل دہلوی نے کیا اور دیوبندیوں کے حکیم الامت، مجدد، مفسر اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا،

......: اسماعیل دہلوی نے کہا کہ ''**مجھے اندیشہ ہے کہ اس [تقویۃ الایمان] کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی**...... گو اس سے شورش ہوگی **مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے** ۔ (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴) اور اس کتاب کے بعد ہندوستان سے جو فتنے و فسادات نے جنم لیا آج پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے۔

......: اسماعیل دہلوی کے نئے ''وہابی'' مسلک کا رد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگروں نے خوب کیا ، حضرت مولانا منور الدین صاحب جو کہ اسماعیل دہلوی کے ہم درس تھے انہوں نے اسماعیل دہلوی کے رد میں ''متعدد کتابیں لکھیں اور ۱۲۴۸ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا ۔ تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا ۔ پھر حرمین سے فتویٰ منگایا ۔**...... جامع مسجد کا شہرہ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا اسماعیل اور مولانا عبدالحی تھے اور دوسری طرف مولانا منور الدین اور تمام علمائے دہلی'' (آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی از عبد الرزاق ملیح آبادی ص 36)۔

یہ مناظرے، فتوے، اختلافات اس وقت شروع ہوئے جب امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی تو خود سوچئے کہ اختلاف کی جڑ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہیں یا کہ فسادات اور تفرقہ بازی کی جڑ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی ہیں؟

پھر دیکھئے خود علمائے وہابیہ کے اقرار سے یہ ثابت ہوا کہ ایک طرف امام الوہابیہ اور عبدالحئی تھے اور دوسری طرف دہلی کے تمام بڑے بڑے علمائے موجود تھے جن کے پاس تمام علمائے ہند اور حرمین شریفین کے فتوے بھی موجود تھے۔اب خود غور کیجیے کہ کیا علماء اسلام کی اکثریت جاہل و گمراہ تھی یا کہ یہ دو وہابی مولوی؟

اسماعیل دہلوی کی کتاب سے نہ صرف اہل سنت والجماعت نے اختلاف کیا بلکہ خود ان کے ہم مسلک علماء نے بھی ان کی مخالف کی۔

۞......: **دار العلوم دیوبند کے بانی قاسم نانوتوی دیوبندی** اور **انور شاہ کشمیری** اس کتاب سے راضی نہیں تھے۔ملخصاً (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ205,204)

۞......: انور شاہ کشمیری دیوبندی کے مطابق **اس رسالہ کی محدثانہ نقطہ نظر سے بھی خامیاں ہیں**۔(ملفوظات محدث کشمیری صفحہ ۲۰۵)

دہلوی صاحب نے اپنی اس کتاب میں اللہ تبارک وتعالیٰ، انبیاء اکرام واولیاء عظام کی شان میں ایسے گستاخانہ اور سخت الفاظ، جملے استعمال کیے کہ خود دیوبندی علماء کو بھی اس کا اقرار کرنا پڑا۔

۞......: اسماعیل دہلوی نے خود اس جرم کا اقرار کیا اور کہا کہ ”میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا **تیز الفاظ** بھی آ گئے ہیں اور **بعض جگہ تشدد** بھی ہو گیا ہے“ (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴)

۞......: تقویۃ الایمان کے مصنف نے جن پانچ وہابی علماء کے سامنے تقویۃ ایمان کو تصدیق [غور وفکر] کے لئے پیش کیا تو ان میں سے دو وہابی علماء نے تقویۃ الایمان کے **بعض مضامین سے اختلاف کیا اور تبدیل کرنے کا مشورہ دیا**۔لیکن تبدیل نہ کیا گیا۔ملخصاً (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ205,204، ارواح ثلثہ، اشرفعلی تھانوی دیوبندی)

۞......: دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے بھی دہلوی کے اس جرم کا اقرار کیا کہ تقویۃ الایمان“ کے **بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے**۔(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۲۶)

۞......: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے مطابق بھی **”تقویۃ الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہیں“** (امداد الفتاویٰ جلد۴ ص ۱۱۵)

۞......: غلام رسول مہر صاحب لکھتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں ”شاہ صاحب کی عبارت ایسی سادہ، سلیس، شگفتہ اور دلکش ہے کہ **چند مخصوص الفاظ ومحاورات کو چھوڑ** کر آج بھی ایسی دلکش کتاب لکھنا سہل نہیں (مقدمہ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱)

اور ایسے ہی بعض مسائل عبارات وجملے جن میں تیز الفاظ، سخت الفاظ اور تشدد سے کام لیا گیا ان ہی کے بارے میں ہم سنی بھی کہتے ہیں کہ ان میں گستاخیاں وبے ادبیاں ہیں۔لیکن اگر ہم کچھ کہیں تو دیوبندی وہابی حضرات ہمارے خلاف شور شرابا بھرپا کرتے ہیں اور ہمیں مارنے کو دوڑتے ہیں۔کاش کے دہلوی صاحب ایسے الفاظ استعمال ہی نہ کرتے تو آج امت مسلمہ اس طرح تقسیم نہ ہوتی۔

۞......: آج دیوبندی علماء نے مجبور ولاجواب ہوکر تقویۃ الایمان میں جگہ جگہ عبارات کو تبدیل کر دیا ہے۔ حضرت مولانا محمد علی رضا قادری مدظلہ العالی نے پوری ایک کتاب بنام "تقویۃ الایمان میں تحریف کیوں؟" لکھی۔ جس میں وہابی دیوبندی علماء کی وہ عبارت پیش کی ہیں جن میں خود وہابی علماء نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کی بے شمار عبارات کو تبدیل کر دیا۔ بلخصوص وہ گستاخانہ عبارات جن کی بناء پر اسماعیل دہلوی کی مخالفت کی گئی تھی ان عبارات کو تبدیل کر دیا گیا۔

معلوم ہوا کہ اسماعیل دہلوی کی کتاب سے نہ صرف سنی علمائے نے اختلاف کیا بلکہ خود بعض علمائے دیوبند علماء کو بھی اس سے سخت اختلاف تھا۔ حتا کہ علماء دیوبند نے اس بات کا صاف اقرار کیا کہ "افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہندو پاک......دوگروہ میں بٹ گے ہیں ملخصاً (انوار الباری ج ۱۱ص ۱۰۷)

تو اسماعیل دہلوی اوران کی کتاب کو جو دیوبندی وہابی حضرات عین اسلام وایمان قرار دیتے ہیں اور تمام دین اسلام انہی کتابوں میں بند سمجھتے ہیں وہ ذرا اپنی ان کتابوں کو اٹھا کر دیکھیں، کہ خود ان کے علماء بھی دہلوی و تقویۃ الایمان کے باغی ہیں۔

ے انھیں سمجھا تھا، اہل درد میں نے　　　جب راز کھلا تو فقط اک تماشا نکلا

2 ۞......"تحذیر الناس" بانی دار العلوم دیوبندی قاسم نانونوی......۞

یہ کتاب ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۲ء میں بانی دار العلوم دیوبند [بقول دیوبندی] قاسم نانوتوی نے تحریر کی۔

۞......: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ "جس وقت مولانا [قاسم نانوتوی] نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کیساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے" (الافاضات الیومیہ 5/296، قصص الاکابر 159)

لیکن بعد میں عبدالحیٔ دیوبندی بھی مخالف ہو گے تھے۔ دیکھیئے رسالہ "ابطال اغلاطِ قاسمیہ ۳۹" [۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء] میں عبدالحیٔ دیوبندی کے دستخط موجود ہے۔

۞......: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ مولانا نانوتوی [تحذیر الناس کی اشاعت کے بعد] باڈی گارڈ رکھتے تھے، چھپ کر رہتے، سفر کرتے تو نام تک نہیں بتاتے، بلکہ اپنا نام خورشید حسین بتاتے، یہ کتاب مولانا نانوتوی کے لئے مصیبت بن گئی تھی۔ ملخصاً (ارواح ثلثہ حکایت نمبر ۲۶۵)

۞......: خود بانی دار العلوم دیوبند قاسم نانوتوی صاحب کو غصہ تھا کہ احسن نانوتوی نے تحذیر الناس کیوں شائع کر دی، کہتے ہیں "پر خدا جانے ان کو کیا سوجھی جو اس کو چھاپ ڈالا جو باتیں سننا پڑیں۔ ملخصاً (قاسم العلوم، از نور الحسن راشد کاندھلوی صفحہ ۵۵۰)

اس کتاب میں دیوبندی امام قاسم نانوتوی نے بہت سارے گستاخانہ وبدعتی نظریات لکھے، جن سے خود ان کے ماننے والے بعض دیوبندی علماء نے اختلاف سخت کیا۔

۞......: قاسم نانا توی صاحب نے حضور ﷺ کے لئے نبوت بالذات اور باقی انبیاء کے لئے بالعرض نبوت کا قول کیا "غرض اور

انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل ورعکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں (تحذیر الناس ۳۸) لیکن دیوبندیوں کے مولوی انورشاہ کشمیری نے نبوت بالذات اور بالعرض کی تقسیم کو قرآن پر زیادتی اور محض اتباع ہوا قرار دیا ہے [یعنی خواہش نفسانی کی پیروی] (خاتم النبین صفحہ ۳۸) اور آپ نے ''عقیدہ الاسلام'' صفحہ ۲۰۶ پر اس تقسیم کو ناجائز قرار دیا ہے۔

۞ ......: انوارشاہ کشمیری ہی نے نانوتوی کی تشریح اثر ابن عباس کو خلافِ قرآن ظاہر کیا ہے اور نانوتوی پر مالیس لک بہ علم (جس چیز کا تجھے علم نہیں) میں داخل دینے کا طعن کیا ہے۔ ملخصاً (فیض الباری جلد۳ ص ۳۳۳)

۞ ......: دیوبندیوں ہی کے مناظر محمد امین صفدر اکاڑوی نے لکھا کہ ''اگر کوئی کہے کہ میں آپ کو خاتم النبین تو مانتا ہوں مگر خاتم النبین کا معنی نبی گر ہے یعنی آپ ﷺ مہریں لگا لگا کر نبی بنایا کرتے تھے تو یہ بھی کفر ہے'' ملخصاً (تجلیات صفدر ۲/۵۹۲)

۞ ......: دیوبند ہی سے مکتبہ راشد کمپنی نے تحذیر الناس شائع کی تو اس عبارت [اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں......] گستاخانہ عبارت کو بدل دیا۔

تو میرے عزیز دوستو! غور وفکر کیجیے کہ اگر دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی کی یہ کتاب گمراہیوں، گستاخیوں اور بے ادبیوں سے بالکل پاک وصاف اور اسلام کے عین مطابق ہوتی تو کیا خود علماء دیوبند اس کتاب سے اختلاف کرتے؟ آخر خود علماء دیوبند نے اس کتاب اور اس کے نظریات سے اختلاف کیوں کیا؟ کیا اس کا جواب یہ نہیں کہ جن کو دیوبندی اپنا پیشواء ورہنما مانتے ہیں وہ خود راہ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

مجھے ہم سفر بھی ملا کوئی تو شکستہ حال میری طرح
کہیں منزلوں سے بھٹکا ہوا، کہیں راستوں میں لٹا ہوا

4،3 ......''آب حیات، جمال قاسمی'' بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی......

ان دونوں کتابوں کے مصنف بھی بانی دارالعلوم دیوبند [بقول دیوبندی] قاسم نانوتوی ہیں۔ قاسم نانوتوی نے ان کتابوں کے اندر ایسے ایسے من گھڑت عقائد ونظریات بیان کئے کہ خود بعض دیوبندی علماء بھی ان سے شدید اختلاف کرنے پر مجبور ہوگے۔

۞ ......: جیسا کہ **قاسم نانوتوی نے ایک من گھڑت عقیدہ لکھا کہ ''ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا** (جمال قاسمی ص ۱۶) ''رسول اللہ ﷺ کی حیات دنیوی علی الاتصال اب تک برابر مستمر ہے۔ اس میں انقطاع یا تبدل یا تغیر جیسے حیات دنیوی کا حیات برزخی ہوجانا واقع نہیں ہوا۔ (آب حیات ص ۳۷)

یعنی قاسم نانوتوی کے مطابق انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اجسام مقدسہ سے ارواح [روح] نہیں نکلتی۔ لیکن قاسم نانوتوی کے اس نظرے کے خلاف دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر نے قاسم نانوتوی کے اس نظریئے کو جمہور علماء اسلام کے خلاف قرار دیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ ''**جمہور علماء اسلام موت کے معنیٰ انفاک الروح عن الجسد ہی کرتے ہیں**''۔ (تسکین الصدور ۲۱۶) جب تمام مسلمان

اس نظریہ کے حامل ہیں تو نانوتوی جو اس نظریہ کے حامل نہیں ہیں وہ مسلمان ٹھہرے یا کہ نہیں؟ آخر دیوبندی مفتی حضرات ان پر فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ دیوبندی امام صاحب ہیں اس لئے فتوے سے بری الزمہ ہیں۔

☆ دیوبندی شیخ سید حسین نیلوی شاہ نے قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقیدہ کے بارے میں لکھا کہ ''مگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں مولانا نانوتوی قرآن وحدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف جمال قاسمی ص ۱۵ میں فرماتے ہیں: ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج کا نہیں ہوتا (ندائے حق جلد اص ۱۷۲)

شعبدہ گر بھی پہنتے ہیں خطیبوں کا لباس

بولتا جہل ہے بدنام خرد ہوتی ہے

شکر ہے کہ کسی دیوبندی نے زبان تو کھولی لیکن مسلک پرستی کا بدترین مظاہرہ دیکھئے کہ ایسے شخص کو پھر بھی اپنا پیشواء تسلیم کرتے ہیں ۔بحرحال ہم مفتیانِ دیوبند سے پوچھتے ہیں کہ ایسا شخص جس کا عقیدہ قرآن وحدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف ہو اس پر کیا شرعی حکم عائد ہوتا ہے؟

۞......:اسی طرح دیوبندی نیلوی صاحب مزید لکھتے ہیں ''بہر حال حضرت [قاسم نانوتوی] رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک وہ نہیں جو دوسرے علماء کا ہے۔(ندائے حق جلد اص ۲۷۰) نیلوی صاحب نے دوسرے علماء کا مسلک صحیح بتایا ہے تو جب قاسم نانوتوی نے ان دوسرے علماء کے خلاف من گھڑت مسلک اختیار کیا تو ان کا مسلک من گھڑت و باطل ٹھہرا کہ نہیں؟ غور کیجیے۔

۞......: دیوبندی نیلوی صاحب اپنے امام کے خلاف یوں کہتے ہیں کہ ''حضرت نانوتوی جس معنیٰ سے موت مانتے ہیں یہ معنیٰ متعارف نہیں بلکہ حضرت موت بمعنیٰ ''ستر الحیاۃ'' لیتے ہیں۔(ندائے حق ۱/۲۷۵) قاسم نانوتوی نے ایسے ایسے معنیٰ گھڑے جو کہ خود علماء دیوبند نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھے تھے اس لئے علماء دیوبند نے ان سے اختلاف بھی کیا، اور انہی من گھڑت معنوں میں ''ختم نبوت'' کا جدید معنیٰ گھڑا جس کی بناء پر علماء اہل سنت والجماعت نے بھی ان سے شدید اختلاف کیا۔

۞......: کوئی یہ نہ سمجھے کہ دیوبندی علماء نے خواہ مخواہ ان سے اختلاف کیا بلکہ قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقائد ونظریات قرآن و حدیث کے خلاف تھے اس لئے دیوبندی علماء نے بے بس ولاچار ہو کر قاسم نانوتوی سے اختلاف کیا، دیوبندی نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''لیکن حضرت نانوتوی کا نظریہ صریح خلاف ہے اس حدیث کے جو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں نقل فرمائی ہے ''۔(ندائے حق ۱/۶۳۶)

۞......:اسی طرح سجاد بخاری فاضل دیوبند نے قاسم نانوتوی کی اسی کتاب ''آب حیات'' میں درج نانوتوی کے موقف کے بارے میں لکھا کہ ''حضرت نانوتویؒ کی اختیار کردہ رائے جمہور سلف وخلف اور جمہور علماء امت کے خلاف ہے'' (اقامۃ البرھان صفحہ ۲۱ کتب خانہ رشدیہ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار، راولپنڈی)

۞......:اور حد تو یہ ہے کہ دیوبندیوں کے بہت بڑے مولوی عنایت اللہ شاہ بخاری نے بانی دار العلوم دیوبند کی کتاب ''آب

حیات'' کو جوتیوں پر ڈالا [پھینکا]۔ (سوط العذاب صفحہ ۵)

لہٰذا دیوبندی حضرات کی قاسمی کشتی خود منجدھار میں پھنسی ہے، اس لئے اس میں بیٹھنے والوں کے ایمان کو بھی سخت خطرہ ہے۔

رہا گردشوں میں ہر دم میرے عشق کا ستارہ
کبھی ڈگمگائی کشتی کبھی کھو گیا کنارہ

5 ......''بلغتہ الحیر ان'' حسین علی دیوبندی......

......: حیاتی دیوبندیوں کے پیر زاہد الحسینی صاحب اپنی کتاب رحمت کائنات میں ''ضروری گزارش'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ ''اس لئے ایسی کتابیں پڑھنے سے منع فرمایا۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے ایک ایسی ہی کتاب اپنے کتب خانہ میں رکھنے کی اجازت نہ دی **بلکہ جلادی گئی تھی**۔ (رحمت کائنات ص ۵۰۷ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸)

مماتی گروپ کے خضر حیات بھکروی لکھتے ہیں کہ ''ہائے افسوس!...... حسینی صاحب [دیوبندی] کی مراد ایسی کتابوں سے بلغتہ الحیر ان [ہے]۔ (اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸ مکتبہ حسینہ اٹک)

خضر حیات صاحب مزید لکھتے ہیں کہ ''اگر کسی کو وہم ہو کہ شاہد موصوف [حیاتی دیوبندی] حسینی صاحب نے کسی اور کتاب کا تذکرہ کیا ہو تو وہ ''امداد الفتاویٰ جلد ۶ ص ۱۱۹'' ملاحظہ فرمالے۔ (اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸ مکتبہ حسینہ اٹک)

وہ لوگ جن سے تیری بزم میں تھے ہنگامے
گئے تو کیا تری بزم خیال سے بھی گئے

بلغتہ الحیر ان کتاب میں بھی ہمارے آقا ﷺ کی شان میں گستاخیاں بکی گئی ہیں، لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کے گستاخ دنیا میں بھی جلے ہیں اور آخرت میں بھی ہمیشہ ہمشیہ جلتے رہیں گے، اسی طرح ان کی کتابیں بھی جل رہی ہیں۔

6 ......''الشہاب الثاقب'' حسین احمد مدنی دیوبندی......

اس کتاب کے مصنف دیوبندیوں کے شیخ الہند حسین احمد مدنی ہیں، اس کتاب میں بھی غلط زبان اور نہایت سخت مزاجی سے کام لیا گیا ہے۔ علماء اہل سنت والجماعت کے خلاف 300 سے زائد نازیبہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ خود دیوبندی علماء نے بھی اس بات کا اعتراف کیا اور لکھا کہ

......: ''اس کی زبان اور حضرت مولانا [حسین احمد مدنی دیوبندی] کی **غیر معمولی مزاجی شدت کی وجہ سے اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوسکا**۔ (نقوش وفتگان ۲۹۹، تقی عثمانی)۔

......: پھر اس کتاب میں دیوبندیوں نے اپنے ایک مولوی کی کتاب [سیف نقی] سے من گھڑت حوالہ بغیر تحقیق کیے لکھ دیئے اور جس طرح اس نے مکھی پر مکھی ماری اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ الہند حسین احمد مدنی نے بھی مکھی پر مکھی ماری اور جھوٹے حوالے

بیان کر دیئے۔

دیوبندی تقی عثمانی نے اس بات کا اقرار ان الفاظ میں بیان کیا کہ ''اس [شہاب ثاقب] میں ایک خاص کمزوری یہ ہے کہ اس میں ''سیف النقی'' کے اعماد پر ۲ حوالے غلط دے دیئے گئے ہیں......اس غلطی نے ''الشہاب الثاقب'' کی افادیت کو بہت نقصان پہنچایا''۔ (نقوش وفتگان ۲۹۹، ۳۰۰ تقی عثمانی)

دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی بغیر تحقیق کی ایسی باتوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ ''ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ یہ اہل باطل ہمیشہ اہل حق پر اعتراض ہی کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ان کو کبھی کوئی کام کی بات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور حدود کا تو ان لوگوں میں مطلق خیال ہی نہیں۔بدون تحقیق جو جی چاہا اور جس کی نسبت چاہا کہدیا۔یہ قلب میں دین نہ ہونے کی دلیل ہے۔(ملفوظات حکیم الامت جلد دوم ملفوظ ۵۶)۔

تو معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کو بھی اقرار ہے کہ ان کے شیخ الہند حسین احمد مدنی کی اس کتاب میں من گھڑت حوالے درج کیے گے، اور حسین احمد مدنی صاحب کی غیر معمولی مزاجی شدت [جو گالی گلوچ بکی ہیں اور کذب بیانی اور دھوکادہی سے کام لیا ان] کی وجہ سے اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوسکا۔

حضرت علامہ مولانا اجمل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے رد میں لاجواب کتاب ''ردشہاب ثاقب'' تحریر فرمائی، اہل تحقیق حضرات سے گزارش ہے کہ شہاب ثاقب اور ردشہاب ثاقب دونوں کا مطالعہ کیجیے۔ان شاءاللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے گا۔

7 ......''المہند''، خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی......

دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''المہند'' ۱۳۲۵ھ میں تحریر کی۔لیکن شائع کب ہوئی اس کے بارے میں خود دیوبندی مسلک ہی کے مولانا اکمل محمد سعید دنیوی دیوبندی [المہند کو غیر معتبر تسلم کرتے ہوئے] لکھتے ہیں کہ

......''المہند کو تحریر سے ستائیس [27] سال بعد اور مولوی احمد رضا بریلوی کی وفات سے بارہ [12] سال بعد طبع کرایا گیا اب سوال یہ ہے کہ حضرت مولانا سہارنپوریؒ نے اپنی زندگی میں کیوں نہیں چھپوایا اور ستائیس سال مسودہ کس نے محفوظ رکھا؟ اور کتاب تو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلاف لکھی گئی تھی تو یہ اس کی زندگی میں چھپوانا چاہیے [تھی] اس کی وفات سے بارہ سال بعد کیوں چھپوایا؟ کیا ضرورت محسوس ہوئی۔معلوم نہیں ہوا کہ ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت اس میں ترمیم واضافہ کر کے چھپوایا ہے'' (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، مقدمہ صفحہ ۱۷۔المکتبۃ الطاہریہ کھوئی بر مال مردان)۔

معلوم ہوا کہ المہند ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت ترمیم واضافہ [یعنی ردوبدل] کے بعد چھپوائی گئی تھی۔لہذا اب اس کتاب کی تصدیقات کو کس طرح صحیح اور معتبر مانا جاسکتا ہے، بلکہ پوری کتاب ہی مشکوک ٹھہری لیکن دیوبندی حضرات بضد ہیں کہ یہ علماء

دیوبند کی مصدقہ و معتبر کتاب ہے۔

۞ ......: ایک دیوبندی صاحب کی زبان سے بے خیالی سے سچ نکلا اور یوں بولے کہ ''بات ظاہر ہے کہ یہ **حضرات [یعنی اکابرینِ دیوبند] المہند علی المفند کو ایک دفع الوقتی کتاب سمجھے تھے** جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اور یہ عقائد علماء دیوبند نہیں'' (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، غرض ناشر صفحہ ۵)۔

اور یہ بات اب تجربے سے بھی ثابت ہو چکی ہے کہ المہند ایک دفع الوقتی کتاب تھی کیونکہ المہند کی اشاعتِ اول سے لیکر آج تک نہ صرف اس میں ترمیم و اضافہ کیا جا رہا ہے بلکہ اب تو اس کے متعدد عقائد سے دیوبندی کھل کر اختلافات کر رہے ہیں۔

۞ ......: سید عنایت اللہ شاہ بخاری دیوبند کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ دیوبندی مناظر خضر حیات صاحب اپنی کتاب میں ان کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ ''پیر طریقت امام الدعوۃ مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری'' (اکابر کا باغی کون؟ صفحہ ۱۱)
عنایت اللہ شاہ بخاری کو بھی اپنے دیوبندی اکابرین کی کتاب ''المہند'' پر اطمینان نہیں تھا چنانچہ مولوی عبدالحمید سوتی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ ''اگر مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب کا المہند جس کو مرتب کرنے والے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ہیں اور جس پر حضرت شیخ الہند سے لیکر حضرت مفتی کفایت اللہ تک تمام ذمہ دار حضرات کے دستخط موجود ہیں **اس پر اطمینان نہیں تھا تو اس کے اظہار کی یہ صورت تو کسی طرح بھی اچھی نہیں تھی**۔ (فیوضات حسینی ترجمہ تحفہ ابراہیمہ مقدمہ صفحہ ۴۵ ادارہ اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ بحوالہ کلمۃ الحق شمارہ ۹ ص ۸۶)۔

خود دیوبندی نے اپنے ہی دیوبندی مولوی کے بارے میں یہ اقرار کیا کہ ان کو المہند پر اطمینان نہیں تھا۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کے ماننے والوں میں بعض ایسے علماء دیوبند بھی موجود تھے اور ہیں جو آج المہند پر اعتبار ہی نہیں کر رہے اور ان کے دل میں بھی اطمینان نہیں۔

۞ ......: دیوبندی مولانا جناب حسین احمد نیلوی صاحب المہند پر **مفتی اعظم ہند** (بقول دیوبندی) کی تقریظ کا جواب کے عنوان میں لکھتے ہیں۔ ''المہند سے استاد جی کے دستخط کرنا فضول سی بات ہے کیونکہ کسی معتمد علیہ کی تصنیف شدہ کتاب کو تقریظ کرنے والا التقریظ کرتے وقت من ادلہ الی آخرہ ایک ایک حرف کر کے کوئی نہیں دیکھتا خصوصاً وہ ہستیاں جن کے سر پر بیسوں ذمہ داریاں ہوں۔ الی قولہ **پھر خود المہند میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت ان جید علماء کی طرف کرنا ان کی توہین ہے** پھر اس میں کئی کتابت کی غلطیاں ہیں بلفظہ (الکتاب المسطو رجلد اول ص ۴۶۰ سرفراز صفدر صاحب)

معلوم ہوا کہ دیوبندی علماً کے نزدیک بھی اپنے اکابرین کی اس کتاب ''المہند'' میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت دیوبندی اکابرین کی طرف کرنے کو بھی وہ توہین تصور کرتے ہیں۔

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پر ہے بجلی بنایا جس پر تھا آشیانہ

......دیوبندیوں کا دیوبندیوں کو لاکھوں کا چیلنج......

......: دیوبندیوں نے اپنی اسی کتاب "المہند" کے نام کا معنی وترجمہ "عقائد علماء اہل سنت دیوبندی" شائع کیا ہے۔ یہ نام بعد کے علماء دیوبند کی طرف سے سامنے آیا لیکن اس نام سے بھی دیوبندی علماء میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لئے دیوبندی فرقہ ہی کے علامہ خضر حیات دیوبندی [مماتی] سیخ پا ہوتے ہوئے یوں چیخے کہ

"محقق ثمن صاحب!! [حیاتی دیوبندی] اگر آپ یا آپ کی جماعت [یعنی دیوبندی حیاتی] عربی لغت کی کسی کتاب سے المہند علی المفند کا یہ معنی (عقائد علماء اہل سنت علماء دیوبند) بتادے، تو ہم آپ کو ایک ایک حرف پر ایک ایک لاکھ انعام دیں گے اور اگر نہ دکھا سکیں تو خدارا کچھ شرم وحیا فرمائیں، لغت عرب اور کتب اکابرین کو اپنے مظالم کا تختہ مشق نہ بنائیں۔ تعجب ہے آپ لوگوں پر، کہ کبھی تو آپ [یعنی دیوبندی حیاتی فرقے والے] کتاب اللہ کی معنوی تحریف سے نہیں چوکتے اور کبھی مخلوق کی کتابوں کو اسرائیلی ذہن کے مطابق تحریف و تخریب کا نشانہ بناتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ آپ [دیوبندی حیاتی علماء] نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر المہند علی المفند کے نام میں بھی تحریف کر ڈالی...... اگر آپ [یعنی حیاتی دیوبندی] المہند کو عقائد علماء دیوبند کہنے پر مصر ہیں، تو المہند کے مئولف یا تصدیق کنندگان اکابرین میں سے صرف ایک ہی نام پیش فرمادیں، جنہوں نے المہند کو علی الاطلاق اصول عقائد کی کتاب قرار دیا ہو یا معیار اہل السنّت اور معیار دیوبندیت کہا ہو، المہند کی حیثیت تبدیل کرنے کے لئے اس کے نام میں ردوبدل کرنے کے واقعات اکابرین [دیوبندی] کے بہت بعد کے ہیں، حضرات اکابرین کتاب کی موجودہ حیثیت (اصولی عقائد علماء دیوبند) اور موجودہ محرف شدہ نام سے بری الذمہ ہیں، اور ہم [مماتی دیوبندی] یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اکابرین دیوبند کے متفقہ نام اور حیثیت میں تحریف کرنے کی وجہ سے تم [یعنی حیاتی دیوبندی] خود اکابرین [دیوبند] کے باغی اور اکابرین کے طرز فکر کو چھوڑ کر اکابرین پر عدم اعتماد کے مرتکب ہو۔ (المسلک المنصور صفحہ 260، 261 مکتبہ حسینہ اٹک)۔

اب اس پر ہم کیا تبصرہ کریں، بس قارئین کرام سے اتنی گزارش ہے کہ اس بیان کو پڑھنے کے بعد آپ خود فیصلہ کیجیے کہ دیوبندی حضرات جس کتاب کو علی الاطلاق اپنے عقائد بتلارہے ہیں اس کے بارے میں خود دیوبندی حضرات یہ چیلنج اپنے ہی دیوبندیوں کو کررہے ہیں کہ اگر اس کا یہ معنی مذکورہ بالا دیوبندی ثابت کردیں تو لاکھوں کا انعام خود دیوبندیوں ہی سے حاصل کرلیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس کے نام ہی سے عوام الناس کو دھوکا دیا جارہا ہے۔ لہذا جس کے نام سے آج دیوبندی عوام الناس کو دھوکا دے رہے ہیں اس کے اندر کس قدر فریب کاری سے کام لیا ہوگا؟

......: پھر یہی دیوبندی علامہ خضر حیات دیوبندی اپنے حیاتی دیوبندیوں کے "تیسرے جھوٹ کی تحقیق" کا عنوان قائم کرکے لکھتے ہیں کہ "تیسری بات مناظر موصوف [یعنی حیاتی دیوبندیوں کے مناظر] نے یہ فرمائی ہے کہ المہند علی المفند عقائد علماء

دیوبند کی کتاب ہے، غرضیکہ ''المہند علی المفند'' کو علی الاطلاق عقائد علماء دیوبند کی کتاب قرار دینا صریح جھوٹ ہونے کے ساتھ علماء دیوبند سے بغاوت اور سب سے بڑی دشمنی ہے۔ (المسلک المنصو رصفحہ 256 مکتبہ حسینہ اٹک)۔

المہند کے رد میں علماء اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی کی طرف سے ''رادالمہند'' [علماء دیوبند کے مکروفریب] مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی اور اسی طرح دوسری کتاب ''التحقیقات'' حضرت صدرالافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی۔

......سنی مجرم اور وہابی بری الزمہ کیوں؟......

اب آپ ہی سوچیں کہ دیوبندیوں کی ایسی کتابیں جن سے خود علماء دیوبند وہابی بھی اختلاف کررہے ہیں، اگر ایسی کتابوں کے خلاف ہم سنی حنفی بریلوی یہ کہیں کہ ان میں ایسے ایسے عقائد و نظریات ہیں جو گستاخانہ، گمراہ کن، قرآن وحدیث اور سلف وخلف کے خلاف ہیں تو پھر ہمارا کیا قصور ہے؟ اور دیوبندی حضرات ہمارے خلاف شور شرابا کیوں کرتے ہیں؟ جب خود ان کے دیوبندی علماء ان کتابوں میں موجود درجنوں عقائد و نظریات، الفاظ و معنی ہی سے اختلاف کرتے ہیں تو ہمیں کیا گلہ؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کریں تو کوئی چرچا نہیں ہوتا

8 ......''ہفت مسئلہ'' حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ......

جب اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی علماء اور دیوبندی علماء میں اختلافات بڑھا تو حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ دونوں کے پیرومرشد ہیں انہوں نے یہ رسالہ ۱۳۱۲ ہجری میں تحریر فرمایا، تا کہ اختلافات کو ختم کیا جا سکے لیکن دیوبندی علماء نے اپنے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس رسالے کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ خود دیوبندی علماء کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔ دیوبندی مناظر و ترجمانِ دیوبند محمد امین صفدر اکاڑوی دیوبندی اپنی کتاب میں رسالے ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

......: **''احباب موقع بے موقع ہفت مسئلہ کا قصہ چھیڑ دیتے ہیں یہ رسالہ ۱۳۱۲ ہجری میں لکھا گیا۔ قطب الارشاد حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ نے یہاں تک فرمادیا کہ اسے حمام میں جھونک دو۔ (تجلیات صفدر جلد اول صفحہ ۵۰۹، مجالس حکیم الاسلام ص ۱۲۹)۔**

لاحو ل ولاقوۃ الاباللہ . معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ! اگر اس رسالہ میں کوئی خلاف شرع احکام تھے تو ساتھ ساتھ اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک بھی تو موجود تھا تو کم از کم اِن ہی کا ادب واحترام بجالاتے ہوئے حمام میں ڈالنے کا حکم نہ دیتے۔ کیا یہ توہین نہیں؟

ایک بات اور عرض کرتا چلو کہ اکثر دیوبندی علماء کہہ دیتے ہیں کہ رسالہ ہفت مسئلہ ہم دیوبندیوں کے خلاف نہیں بلکہ ہمارے عقائد

ونظریات کے مطابق ہے لہذا اسنیوں [حنفی بریلوی علماء] کو اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اگر دیوبندی علماء کی یہ بات سچی ہے تو پھر جناب گنگوہی صاحب نے اس رسالہ کو حمام میں ڈالنے کا کیوں کہا؟

بعض دیوبندی کہتے ہیں کہ ''ہم حاجی صاحب کے تصوف میں مقلد ہیں فقہ میں نہیں'' تو جناب اس کا تو سیدھا سادہ مطلب یہ ہوا کہ حاجی صاحب کا تصوف غیر شرعی یعنی خلاف اسلام تھا اسی وجہ سے تو رد کیا جا رہا ہے۔ اور جب ایسا شخص جس کا تصوف خلاف شرع ہو اور اس کا رسالہ حمام میں جھونک ڈالنے کے لائق ہو [بقول گنگوہی] تو کیا ایسے شخص کو اپنا پیر و مرشد ماننا جائز ہے؟ اور ایسے شخص کی بیعت کرنے والے دیوبندی علماء و اکابرین کس طرح بری الزمہ قرار دیئے جاسکتے ہیں؟

9 ﴿ ''شاہراہِ تبلیغ'' قاضی عبد السلام خلیفہِ اشرفعلی تھانوی دیوبندی ﴾

علماء دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص ''قاضی عبد السلام'' خطیب جامع مسجد نوشہرہ ہیں۔ قاضی عبد السلام نے ایک کتاب تبلیغی جماعت کے رد میں ''**شاہراہِ تبلیغ اور رسمی تبلیغ کی وضاحت**'' تحریر کی۔

اس کتاب کے بارے میں خود دیوبندی حضرات کا بیان ہے کہ ''شہرہ آفاق اصلاحی و علمی کتاب ہے جو آج سے تقریباً تیس ۳۰ سال قبل حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا قاضی عبد السلام نوشہرویؒ نے تصنیف فرمائی تھی، جو **پہلے ایڈیشن میں ایک ہزار طبع ہوئی لیکن بد قسمتی سے تبلیغیوں نے تقریبا وہ سارا ایڈیشن نذر آتش کر دیا** اس کے بعد اب تک یہ کتاب ناپید تھی خوش قسمتی سے حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے متوسلین کی وساطت سے اس کا ایک مکمل نسخہ برآمد ہوا۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس وقت حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سابق مفتی عام مفتی محمد فرید زرولی [اطال اللہ بقاءہ] اور حضرت مولانا حبیب النبی صاحب سجادہ نشین بیکی شریف صوابی نے اس کی تصویب فرمائی تھی، نیز یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت نوشہروی ''صاحبِ کتاب شاہراہ تبلیغ'' حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ سے عمر میں بڑے تھے'' (آخری ٹائیٹل پیج، شاہراہ تبلیغ **مع احقاق الحق البلیغ فی ابطال ما احدثته جماعت التبلیغ**: یعنی موجودہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ۔ ترتیب و تدوین: ابو اسید محمد امان اللہ عمرزئی کاملپوری دامانی چھچھ اٹک خلیفہ مجاز: حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہؒ۔ تلمیذ رشید حضرت اقدس قطب الارشاد مولانا سید حامد میاں)۔

☆ خلیفہِ تھانوی کی کتاب کو دیوبندیوں نے نذر آتش محض اس وجہ سے کیا کیونکہ قاضی صاحب نے انصاف کا دامن تھامتے ہوئے تبلیغی جماعت کی گمراہیوں، بدعتوں اور خرافات کو کھل کر بیان کیا اور قرآن و احادیث کے مضبوط دلائل سے رد کیا۔

حق کو حق جان کر جو انجان رہتے ہیں

وہ دنیاں سے مثل ابو جہل جاتے ہیں

علماء اہل سنت و جماعت سے التجاء

اگر میری اس تحریر میں بتقاضے بشریت کسی قسم کی غلطی ہوگئی ہوتو اس کو میری ذاتی غلطی قرار دے کر علماء اہل سنت و جماعت اصلاح فرما سکتے ہیں۔انشاء اللہ عزوجل غلطی پر مطلع ہونے پر فوراً رجوع کرتا ہوا پائیں گے۔اس مضمون میں وہابیوں کی کتب کے حوالہ جات بہت احتیاط کے ساتھ نقل کیے گے ہیں لیکن بعض مقامات پر طوالت کے خوف سے مفہوم وخلاصہ بیان کیا گیا،تاہم کسی کو کچھ شک ہوتو اصل حوالہ پیش کیا جاسکتا ہے۔وما علینا البلاغ المبین

احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری

nusratulhaq92@gmail.com